السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چارپائی مسجد میں لانا منع ہے کیونکہ یہ پلید ہے۔ گذارش ہے کہ ازروئے قرآن وحدیث اور فقہ حنفیہ اس مسئلہ کا حل فرمایا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے:

«عن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا اعتکف طرح لہ فراش او وضع لہ سریر وراء اسطوانة التوبة» (ابن ماجہ مصری جلد1 صفحہ540)

''یعنی ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف بیٹھتے تو آپ کے لیے ستون توبہ کے پیچھے فرش یا چارپائی بچھائی جاتی۔''

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ علیہ اس حدیث پر لکھتے ہیں:

«قولہ وراء اسطوانة التوبة ہی اسطوانة ربط بہا رجل من الصحابة نفسہ حتی تاب اللہ علیہ وفی الزوائد اسنادہ صحیح ورجالہ موثقون واللہ اعلم۔»

توبہ کے ستون سے مراد وہ ستون ہے جس سے ایک صحابی نے خود کو کسی قصور پر باندھ دیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کرلی اور زوائد میں ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

امام شوکانی رحمہ اللہ علیہ شرح منتقی میں اس حدیث پر لکھتے ہیں:

«وفیہ دلیل علیٰ جواز الفراش ووضع السریر للمعتکف فی المسجد۔» (نیل الاوطار جلد4 صفحہ147)

یعنی اس میں دلیل ہے کہ مسجد میں اعتکاف کرنے والے کے لیے مسجد میں بستر اور چارپائی بچھانی جائز ہے۔ کلمہ او شک کے لیے نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک بچھاتے۔ کبھی صرف بستر کبھی چارپائی۔ اگر بالفرض شک کے لیے ہو تو بھی چارپائی کا جواز ثابت ہوتا ہے کیونکہ بستر بالاتفاق جائز ہے تو اس کے مقابلہ میں چارپائی بھی جائز ہوگی۔ کیونکہ شک میں دونوں جانب برابر ہوتی ہیں۔

پس جب حدیث صحیح سے ایک مسئلہ ثابت ہوگیا تو کسی حنفی یا اہلحدیث کو اس میں چون وچرا کی گنجائش نہ رہی کیونکہ حدیث صحیح پر سب کا ایمان ہے۔ خاص کر جو لوگ چارپائی کو پلید کہتے ہیں اور اس وجہ سے چارپائی بچھانے کو ناجائز کہتے ہیں وہ غور کریں کہ حدیث کو جھٹلا رہے ہیں۔

پھر حنفیہ کی کتب فقہ در مختار ورد المختار جلد اول صفحہ486 وغیرہ میں لکھا ہے کہ:

جوتا میں نماز افضل ہے کیونکہ مسجد نبوی میں صحابہؓ جوتا سمیت نماز پڑھتے تھے تو کیا چارپائی جوتا سے بھی زیادہ پلید ہوگئی؟

مزید رد المختار میں لکھا ہے:

ہم سے جنہوں نے جوتا سمیت مسجد میں آنے کو برا نہیں سمجھا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اب مساجد میں فرش اور صفیں بچھائی جاتی ہیں تو ان کے خراب ہونے کا ڈر ہے اور مسجد نبوی میں کنکر بچھے ہوئے تھے اور انہی پر نماز پڑھتے تھے۔ اس لیے وہاں خطرہ نہ تھا۔ غرض جوتا پلید نہیں نہ پلیدی کی وجہ سے کسی نے روکا ہے تو پھر چارپائی کس طرح پلید ہوگئی؟ علاوہ اس کے جوتا سمیت عام طور پر داخل ہونے سے فرشوں اور صفوں وغیرہ کے خراب ہونے کا جو خطرہ ہے وہ چارپائی میں نہیں کیونکہ اول تو چارپائی عام طور پر بچھائی نہیں جاتی اور جب کبھی کوئی چارپائی بچھائی جاتی ہے تو فرشوں اور صفوں سے آگے پیچھے بچھائی جاتی ہے۔ نیز اس کے پائے صاف ہوتے ہیں۔ فرش یا صف وغیرہ پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ پس جن لوگوں نے چارپائی کو نجس کہا اور اس وجہ سے مسجد میں اس کا بچھانا ناجائز قرار دیا انہوں نے حدیث کا بھی خلاف کیا اور فقہ کا بھی۔ خدا ضد و نفسانیت سے محفوظ رکھے اور انجام بخیر کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص330

محدث فتویٰ